67728 ـ حج میں حلال ہونے کے لیے بال کاٹنے میں شک ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں ادھیڑ عمر عورت ہوں، الحمد للہ میں نے اس برس فرضی حج کیا، اور طواف افاضہ کے بعد میری ایک بہن نے کہا کہ لاؤ میں آپ کے بال کاٹ دوں تا کہ تم حلال ہو جاؤ، اور جب ہم اپنے ملك واپس پہنچے تو مجھے شك ہونے لگا كہ آيا اس عورت نے ميرے بال مطلوبہ شكل ميں كاٹے تھے يا نہيں؟
ميرى آپ سے گزارش ہے كہ مجھے معلومات فراہم كريں تا كہ حج صحيح ہونے كےمتعلق ميرا ضمير مطمئن ہو سكے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء كرام كا فيصلہ ہے كہ جس نے كوئى عبادت كى اور وہ عبادت پورى ہو چكى ہو اور بعد ميں اسے شك پيدا ہو جائے كہ آيا اس نے اسے پورا كيا ہے يا نہيں ؟ اور يہ شك يقين كے مرتبہ تك نہ پہنچتا ہو تو يہ شك غير معتبر ہے، اور ان شاء اللہ اس كى وہ عبادت صحيح ہے.

اور خاص كر بہت شكوك كا مالك جب كوئى عبادت كرے تو اس طرح كے شخص كے ليے اپنے شكوك كى جانب متوجہ ہونا جائز نہيں، كيونكہ يہ شيطان كے ہتھكنڈے اور چال ہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" جب كوئى شخص طواف كر رہا ہو اور اسے طہارت ميں شك پيدا ہو جائے تو اس كا يہ طواف صحيح نہيں ہو گا؛ كيونكہ يہ طہارت اس عبادت كے ليے شرط ہے، فراغت سے قبل، تو يہ اسى طرح ہے جيسے كسى شخص كو دوران نماز طہارت ميں شك ہو جائے.

ليكن اگر شك عبادت سے فراغت كے بعد ہوا تو اس پر كچھ لازم نہيں آئے گا؛ كيونكہ عبادت سے فارغ ہو جانے كے بعد اس كى شرط ميں شك ہونا كوئى مؤثر نہيں ہوتا"

ديكھيں: المغنى (3 / 187).

زركشى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" امام شافعی رحمہ اللہ نے دوران فعل شک ہونے اور فعل مکمل ہونے کے بعد شک ہونے میں فرق کیا ہے، اور دوسرے میں شک ہونے میں اس عمل کو دوبارہ کرنا واجب نہیں کیا؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مشقت ہے، کیونکہ اگر نمازی کو یاد رکھنے کا مکلف کیا جائے تو کوئی بھی اس کی طاقت نہیں رکھے گا، اس لیے اس میں نرمی کر دی گئی" انتہی

دیکھیں: المنثور فی القواعد الفقھیۃ (2 / 257).

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا رکعات یا طواف یا سعی مکمل ہونے کے بعد اس کے چکروں میں شک کی طرف التفات کیا جائے گا ؟

اور اسی طرح وضوء میں شک معتبر ہو گا یا نہیں ؟ یعنی کیا عبادت مکمل ہو جانے کے بعد شک کو اہمیت حاصل ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

طواف اور سعی اور نماز مکمل ہو جانے کے بعد شک ہونے میں کوئی دھیان نہیں دیا جائے گا، کیونکہ عبادت کا سلیم ہونا ظاہر ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 143).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا:

ایک شخص کو نماز میں بہت شکوک پیدا ہوتے ہیں، آپ کیا راہنمائی کرتے ہیں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" کثرت شکوک کو ختم کرنا ضروری ہے، اور اس کی جانب توجہ نہیں دینی چاہیے؛ کیونکہ یہ وسوسے والے شخص کو ہی پیدا ہوتے ہیں، اور پھر شیطان صرف اسے شکوک میں ہی مبتلا کرنے پر اقتصار نہیں کرتا بلکہ اسے کئی دوسرے امور میں بھی شک میں مبتلا کرتا ہے، حتی کہ حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اسے توحید اور اللہ تعالی کی صفات کے متعلق بھی وسوسے اور شک میں مبتلا کر دیتا ہے، اور اسے بیوی کو طلاق اور اس کے ساتھ باقی رہنے کے متعلق بھی شکوک میں مبتلا کر دیا ہے، اور ایسا انسان کی عقل اور اس کے دین کے لیے بہت ہی زیادہ خطرناک ہے"

اس لیے علماء کرام نے کہا ہے کہ: تین حالات میں شکوک کی طرف توجہ نہیں دی جائیگی:

پہلی حالت:

صرف وہم ہو اور اس کی کوئی حقیقت نہ ہو، اسے کوئی اہمیت نہیں دی جائیگی اورمطلقا چھوڑ دیا جائیگا.

دوسری حالت:

شکوک کثرت سے پیدا ہونے لگیں: جب بھی انسان وضوء کرے اور نماز ادا کرے، یا پھر کوئی بھی کام کرے تو اس میں اسے شک ہو جائے، تو یہ بھی چھوڑنا ضروری ہے، اور اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا.

تیسری حالت:

جب عبادت ختم ہونے کے بعد شک پیدا ہو تو جب تک اس میں یقین نہ ہو جائے اس وقت تک شک پر توجہ نہیں دی جائیگی.

اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر کسی کو نماز ادا کرنے کے بعد شک ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار تو وہ اس شک کی طرف توجہ نہیں دے گا؛ کیونکہ وہ عبادت سے فارغ ہو چکا ہے، لیکن اگر اسے یقین ہو جائے کہ اس نے صرف تین ہی رکعت ادا کی ہیں تو پھر اگر وقت تھوڑا ہی گزرا ہو تو چوتھی رکعت ادا کر کے سجدہ سہو کرنا ہو گا، لیکن اگر وقت زیادہ گزر چکا ہو تو وہ دوبارہ ساری نماز ادا کرے گا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (14) سوال نمبر (746).

واللہ اعلم .